ماشاء اللہ

نور الایمان

تالیف

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنیؒ
سابق ناظم ندوۃ العلماء

ناشر
مکتبۂ اسلام
۲/۵۴ احمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

طبع چہارم

جمادی الاولی ۱۴۲۳ھ - جولائی ۲۰۰۲ء

نام کتاب : نورالایمان

نام مصنف : مولانا حکیم سید عبدالحی حسنیؒ
سابق ناظم ندوۃ العلماء

طباعت : کاکوری آفسیٹ، لکھنؤ

کتابت : ناشر کمپیوٹر، امین آباد، لکھنؤ۔ فون 281223

قیمت : ۶/روپئے

ناشر

مکتبۂ اسلام

۲/۵۴۔۱۷ احمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پاس سے جو کچھ لائے اس کو دل سے سچ جاننے اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ایمان ہے اِسی کو ایمان مجمل کہتے ہیں۔

"آمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِأَسْمَائِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ أَحْکَامِہٖ" میں اللہ پر ایمان لایا۔ جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام حکموں کو قبول کیا۔

اللہ پر ایمان لانا اور اس کے پیغمبروں پر اور فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور قیامت کے دن پر اور نیکی بدی کے اس اندازہ پر جو خدا نے پہلے سے کر رکھا ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔ اس کا نام ایمان مفصّل ہے۔

"آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ" میں اللہ پر ایمان لایا اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر اور قیامت کے دن پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

www.abulhasanalinadwi.org

فرشتے خدا کی نورانی مخلوق ہیں جو کھاتے پیتے نہیں، خدا کا ذکر ان کی غذا ہے اور خدا کے حکموں کو بجالانا ان کا کام ہے۔

کتابوں سے مراد قرآن، توریت، انجیل زبور اور صحیفے ہیں جو وقتاً فوقتاً انبیائے کرام پر نازل ہوئے ہیں۔ ہماری اس زندگی کے بعد ایک اور بھی زندگی ہوگی جس میں ہماری نیکی اور بدی کا حساب کتاب ہوگا۔ اسی کو روز قیامت کہتے ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دنیا میں اچھے کام کیے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور جنہوں نے برائیاں کی ہے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

علماء نے ہمیشہ دین ومذہب کی ضروری باتوں کو اردو میں لکھ لکھ کر شائع کیا ہے تاکہ جو لوگ عربی اور فارسی کی کتابیں نہ پڑھ سکتے ہوں وہ بھی اپنی سمجھ اور استعداد کے موافق اس سے فائدہ اٹھائیں۔

کوئی بات باقی نہیں رہی بزرگوں نے سب کچھ لکھ دیا ہے۔ مگر یہ ایسی ضروری باتیں ہیں جن کو جب بھی موقع ملے دہرانا چاہیئے۔ اسی غرض سے میں نے بھی یہ رسالہ لکھا ہے خدا ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم سب اس کی مرضی کے موافق کام کریں اور جن باتوں سے وہ ناخوش ہوتا ہے ان سے بچیں۔ آمین۔

www.abulhasanalinadwi.org

باب اول

س : تم کو کس نے پیدا کیا ہے؟

ج : ہم کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ جس نے سب کو پیدا کیا ہے اور وہی سب کا پروردگار ہے۔

س : اللہ کی کچھ اور تعریف بیان کرو؟

ج : اللہ ایک ہے۔ کسی کا محتاج نہیں، نرالا ہے کوئی اس کے مثل نہیں۔ وہ زندہ ہے مگر اس کی زندگی ہماری جیسی ناپائیدار نہیں۔ دیکھتا اور سنتا ہے مگر ہمارا جیسا دیکھنا اور سننا نہیں۔ ہر چیز کو جانتا ہے مگر ہم کو اس کے جاننے کی تھاہ نہیں اس کو اپنی بنائی ہوئی چیزوں میں ہر طرح کے تصرف کرنے کی قدرت ہے کسی کو دم مارنے کی طاقت نہیں، وہی سب کو روزی دیتا ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے جس کی روزی چاہے تنگ کردے جس کی چاہے زیادہ کردے جس کو چاہے پست

www.abulhasanalinadwi.org

کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت دے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے بغیر اس کے حکم کے ایک ذرّہ نہیں ہل سکتا۔ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک ہے اور نقصان وزوال سے مبّرا ہے۔

س : اللہ کی صفتیں تو معلوم ہو گئیں مگر اس کی حقیقت کیا ہے؟

ج : اللہ کو اس کی نشانیوں اور صفتوں سے سب پہچانتے ہیں اس کی حقیقت کو اور اس کی ذات پاک کی باریکی کو کوئی نہیں جانتا ہمارے واسطے اتنا ہی جاننا بہت ہے کہ اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جس نے ہم کو اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور وہ اپنی ذات میں اور اپنی صفتوں میں بے مثل ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کو فنا اور زوال نہیں۔

س : اللہ کی نشانیاں کیا ہیں؟

ج : اس کی قدرت کے کرشمے جو ہر ایک کو نظر آتے ہیں اور جس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ بلکہ خود انسان اور اس کی بناوٹ اور اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے رنج وراحت کی اندرونی کیفیتیں اور ایک بالاتر قوت کی جانب اس کے دل کی کشش اللہ تعالیٰ کی خدائی اور یکتائی اور اس کی قدرت وکمال کی ایسی صاف اور روشن دلیلیں ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کیا خدا میں کسی کو شک بھی ہوسکتا ہے۔ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیا آدمیوں کو پیدا کیا۔ نرالی نرالی بولیاں بنائیں طرح طرح کے رنگ بنائے جو ہوا کو چلاتا ہے۔ پھر وہ بادلوں کو ہانک لاتی ہے پھر جس طرح چاہتا ہے آسمان پر پھیلا دیتا ہے۔ پھر بادلوں کا دَل کر دیتا ہے پھر تم ان سے بوندیں ٹپکتی ہوئی دیکھتے ہو، جو آسمان سے مینھ برساتا ہے پھر اِس سے تمام اُگنے والی چیزیں پیدا کرتا ہے۔ پھر اِس میں ہری ہری کونپلیں، پھر اس میں گُتھے ہوئے دانے نکالتا ہے اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے جو مارے بوجھ کے زمین کی طرف جھکے پڑتے ہیں۔ اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے ایک دوسرے سے ملتے جلتے، مگر مزے میں الگ الگ بھی ہیں جب یہ سب چیزیں پکتی ہیں تو ان کے پھل اور پھل کا پکنا دیکھو۔ بیشک جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ان سب چیزوں میں اس کی قدرت کی

www.abulhasanalinadwi.org

نشانیاں موجود ہیں۔

س : انسان کے پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے؟

ج : اللہ نے ان کو اپنے جاننے اور ماننے کے واسطے پیدا کیا ہے، فرمایا:

"وَمَا خَلَقْتُ الجِنَّ وَالإِنْسَ إلا لِيَعْبُدُوْنَ" ہم نے جنّات اور انسان کو اس واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری عبادت کریں۔ یعنی ہم کو ایک جانیں اور ایک مانیں۔

س : عبادت کیا چیز ہے؟

ج : جو کام اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضامندی کے واسطے کیا جائے۔ وہ سب عبادت میں داخل ہے جیسے دعا ہے اور خوف اور توکل اور امید اور رغبت اور دہشت اور دادخواہی اور قربانی اور منّت یا اسی طرح کی اور باتیں، جو بندہ اپنے مالک کی محبت اور رضامندی حاصل کرنے کو بجالاتا ہے وہ سب عبادت میں داخل ہیں۔ خدا کے سوا کسی دوسرے سے دعا کرنا مدد چاہنا۔ بھروسہ کرنا۔ خوف کھانا۔ کسی اور کی طرف جھکنا بھینٹ چڑھانا اور منّت ماننا ہرگز جائز نہیں۔

س : بھینٹ چڑھانے کی کیا صورت ہے؟

www.abulhasanalinadwi.org

ج : کسی کے نام پر زندہ جانور کے خون بہانے کو بھینٹ کہتے ہیں عرب میں کافروں کا دستور تھا کہ وہ بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے بلکہ اپنی اولاد تک کو چڑھا دیتے تھے۔ ہمارے ملک کے ہندو بھی بتوں پر بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کا یہ دستور ہے کہ ہم خدا کے نام پر بقرعید میں قربانی کرتے ہیں۔ خدا کے سوا کسی اور کے نام کی بھینٹ چڑھانا شرک ہے۔

س : شرک کیا چیز ہے اور اس کی کیا سزا ہے؟

ج : خدا کے سوا کسی اور کو خدائی کا مالک اور بندگی کا مستحق ٹھہرانا شرک ہے، یہ ایسا گناہ ہے، جس کو وہ کبھی نہ بخشے گا۔ فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

باب دوم

س : تمہارا دین کیا ہے؟

ج : ہمارا دین، مذہب اسلام ہے۔

س : اسلام کیا چیز ہے؟

ج : خدا کو ایک جاننا اور اس کے رسول کو برحق سمجھنا اور جو کچھ ان کے ذریعہ سے خدا نے حکم بھیجے ہیں ان کو بے چون و چرا مان لینا۔ فرمایا:

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الإِسْلامِ" خدا کا دین یہی دین اسلام ہے۔ "وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الاسْلامِ دِیْنًا فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْہُ" جو اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرے گا وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا۔

س : اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے؟

ج : پانچ ارکان پر سب سے پہلا رکن ہے شَہَادَۃُ اَنْ لا إِلٰہَ

www.abulhasanalinadwi.org

إلّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں۔ (۲) نماز پڑھنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) رمضان کے روزے رکھنا۔ (۵) حج کرنا اگر مقدرت ہو۔

س : سب میں کس کی زیادہ تاکید ہے؟

ج : خدا اور رسول کے ماننے کے بعد سب سے زیادہ تاکید نماز کی ہے۔ یہ ہر حالت میں فرض ہے۔ بیماری اور سفر میں بھی اس کے ادا کرنے سے فرصت نہیں اور قیامت میں سب سے پہلے اسی کو اللہ پوچھے گا۔ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جب لڑکے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کے ہوں تو مار مار کے پڑھاؤ۔ خدا نے فرمایا ہے کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے بچاتی ہے۔

س : دن میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

ج : پانچ وقت کی، صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ساتویں دن بجائے ظہر کے جمعہ۔

س : ان نمازوں کا ٹھیک وقت کیا ہے؟

www.abulhasanalinadwi.org

ج : صبح کی نماز صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک اور ظہر کی آفتاب ڈھلنے کے بعد سے اس وقت تک کہ سایہ ہر چیز کا دو چند ہو جائے اور عصر کی ظہر کے بعد سے آفتاب ڈوبنے تک اور مغرب کی، آفتاب ڈوبنے کے بعد سے شفق کے ڈوبنے تک اور عشاء کی مغرب کے بعد سے آدھی رات تک۔

س : کتنی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج : صبح کی نماز، دو رکعتیں فرض ہیں اور دو سنت۔ ظہر کی چار رکعتیں فرض ہیں اور چھ سنت۔ چار پہلے اور دو بعد کو۔ عصر میں چار فرض ہیں۔ مغرب میں تین فرض دو سنت۔ عشاء میں چار فرض دو سنت تین واجب۔

س : سنت اور واجب کیا ہے؟

ج : سنت وہ ہیں جن کو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے کبھی چھوڑتے نہ تھے ان کو کوئی شخص چھوڑے گا تو آپ برا مانیں گے اور اللہ ناخوش ہوگا اور واجب وہ ہے کہ جس کی فرض کے برابر تاکید آئی ہے۔ مگر فرض سے اس کا درجہ کم ہے۔

س : زکوٰۃ کس کو کہتے ہیں؟

www.abulhasanalinadwi.org

ج : اپنے مال کا چالیسواں حصہ خدا کی راہ میں دینے کا نام زکوٰۃ ہے یہ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور صاحب نصاب پر فرض ہے جو شخص نصاب کا مالک ہو کر زکوٰۃ کے دینے سے پہلوتہی کرے گا اس پر قیامت میں بڑا عذاب ہوگا۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ جو لوگ سونا اور چاندی رکھ چھوڑتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دو۔ جس دن وہ سونا اور چاندی آگ میں دہکایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کو تم نے رکھ چھوڑا تھا۔ اب اپنے رکھ چھوڑنے کا مزہ چکھو۔

س : نصاب کیا چیز ہے؟

ج : نصاب اس مقدار معیّن کو کہتے ہیں جس کے مالک ہونے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے اگر اس سے کم ہو تو فرض نہیں۔

س : زکوٰۃ کن لوگوں کو دینے سے ادا ہوتی ہے؟

ج : مسکینوں کو، فقیروں کو، مسافروں کو اور ان لوگوں کو جو خدا کی راہ میں نکلتے ہیں مگر ان کے پاس سازوسامان نہیں ہے اور ان قرضداروں کو جو قرض کی بدولت قید ہو رہے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

س : سونے اور چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج : سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور چاندی کا دوسو درم بیس مثقال ساڑھے سات تولہ کے برابر ہوتا ہے اور دوسو درم ساڑھے باون تولہ کے برابر۔ جس کے پاس اس قدر سونا یا چاندی ہو۔ اس کو ایک سال گذرنے پر اس کی زکوٰۃ دینی فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس نہ سونا اتنا ہے نہ چاندی مگر دونوں کے ملانے سے کسی ایک کا نصاب پورا ہو جاتا ہے۔ تو اس کو دونوں کی قیمت لگا کر دیکھنا چاہئے کہ کسی ایک کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ ہو تو زکوٰۃ دینی چاہئے۔

س : روزہ کیا چیز ہے؟

ج : صبح سے شام تک کھانے پینے اور جماع سے اپنی طبیعت کو روکنے کا نام روزہ ہے یہ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ سال میں ایک مہینہ کے روزے رمضان کے مہینہ میں فرض ہیں۔ فرمایا ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔

س : روزہ میں کن کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے؟

ج : کھانے پینے، جماع کرنے، غیبت، جھوٹ، لڑنے اور

www.abulhasanalinadwi.org

جھگڑنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے اگر کوئی شخص اس کو گالی دے تو اس کے بدلہ میں اس کو گالی نہ دینی چاہئے بلکہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کتنے روزہ دار ایسے ہیں جن کو پیاسے رہنے کے سوا اور کچھ نہیں ملتا اور فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ میں بھی چالبازی سے نہیں چوکتا تو خدا کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

س : کوئی شخص روزے میں کچھ کھا پی لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر اس نے بھولے سے کھا پی لیا ہے تو روزہ کو کچھ نقصان نہیں پہونچا اور اگر اس نے جان بوجھ کر کھایا پیا ہے یا صحبت کی ہے تو اس پر روزہ کا کفارہ آئے گا۔ دو مہینے کے پے در پے روزہ رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ ایک تیسری صورت اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص رات کے دھوکہ میں کھاتا پیتا تھا صبح ہوگئی تو اس پر کفارہ نہ آئے گا۔ اس روزہ کو کسی دوسرے وقت رکھ لینا چاہئے اس کو قضا کہتے ہیں۔

س : حج کیا چیز ہے؟

ج : اگر کسی کو مقدرت ہو تو ساری عمر میں ایک بار مکہ معظّمہ جانا

چاہئے اور مکہ معظّمہ پہونچنے سے پہلے ایک مقام پر جو احرام باندھنے کے لئے مقرر ہے نہا کر دو بے سلے کپڑے پہن کر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد بآواز بلند لبیک کہی جائے۔ مکہ معظّمہ پہونچ کر خانۂ کعبہ کا طواف کیا جائے اور نویں تاریخ ذی الحجہ کو عرفہ کے دن میدان عرفات میں حاضری دی جائے۔ وہاں سے لوٹتے ہوئے مزدلفہ میں قیام کیا جائے اور منیٰ میں کنکریاں پھینکی جائیں اور قربانی کی جائے اور پھر ایک بار خانۂ کعبہ کا طواف کیا جائے اور صفا مروہ پر دوڑا جائے۔ یہ تمام مناسک حضرت آدمؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور بی بی ہاجرہ کی یادگار کے طور پر مقرر کئے گئے ہیں۔

س : جو شخص باوجود مقدرت کے حج نہ کرے۔ اس کی کیا سزا ہے؟

ج : حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص باوجود مقدرت کے حج نہ کرے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر دونوں برابر ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

باب سوم

س : اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرو؟

ج : ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عبداللہ کے بیٹے اور وہ عبدالمطلب کے اور وہ ہاشم کے اور ہاشم قریش کے گھرانہ کے ہیں اور قریش کا گھرانہ عرب کے سب گھرانوں میں نامور ہے۔

س : حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کب ہوئی؟

ج : ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن ۹ رربیع الاول کو جس سال واقعہ فیل ہوا ہے پیدا ہوئے ہیں۔

س : آپ کی عمر کیا ہوئی؟

ج : ترسٹھ سال کی۔ چالیس برس نبی ہونے کے پہلے اور تیئس برس نبی ہونے کے بعد کے ملا کر ترسٹھ سال ہوتے ہیں۔

س : نبی ہونے سے پہلے کا کچھ حال بیان کرو؟

www.abulhasanalinadwi.org

ج : بچپن میں آپؐ کے ماں باپ کا انتقال ہوگیا تھا جب آپ
سات برس کے ہوئے دادا عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا۔
ان کے بعد آپ کے چچا ابو طالب نے آپؐ کی پرورش کی
بارہواں سال تھا جب ابو طالب آپ کو لے کر شام گئے شہر
بُصریٰ میں بحیرا راہب نے بعض علامتوں سے پہچانا کہ آپؐ
نبی ہوں گے۔ وحی نازل ہونے کے پہلے، بارہ برس تک
اِدھر اُدھر سے آپ آواز سنتے تھے اور آواز دینے والے کو
آپ نہیں دیکھتے تھے اور سات برس تک روشنی دیکھی اور اس
کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے جب وحی کا زمانہ قریب ہوا تو آپ
کو تنہائی پسند ہونے لگی اور آپ مکہ سے تین کوس پر غار حرا میں
جا کر تنہا بیٹھے رہتے تھے اس زمانہ میں ہر پتھر اور ہر درخت
سے یہ آواز سنتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ، چاروں طرف
دیکھتے مگر کوئی کہنے والا نظر نہیں آتا تھا ایک دن پہاڑ پر تھے
ایک شخص ظاہر ہوا اس نے کہا تمہیں خوشخبری ہو میں جبرئیل
ہوں اور تمہارے پاس بھیجا ہوا آیا ہوں اور تم کو خدا نے اپنا
رسول بنایا ہے کہا پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھا نہیں ہوں
حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو بغل میں لیکر اس قدر دبایا کہ آپؐ

www.abulhasanalinadwi.org

بے چین ہو گئے پھر کہا پڑھو۔ آپ نے فرمایا بخدا میں پڑھا نہیں ہوں پھر دبایا اسی طرح تین بار دبایا اور چھوڑا تیسری بار کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ o پڑھو اپنے پروردگار کے نام پر جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھو تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے، سکھایا انسان کو وہ چیزیں جو وہ جانتا ہی نہ تھا۔

یہ واقعہ دوشنبہ کے دن آٹھویں ربیع الاول کو جب آپ پورے چالیس برس کے ہوئے تھے واقع ہوا اس کے بعد سے آپ پر وحی آتی رہی اور ۲۳ برس کے عرصہ میں قرآن مجید وقتاً فوقتاً نازل ہوا۔

س : نبی ہونے کے بعد کے کچھ حالات بیان کرو؟

ج : نبوت کا دعویٰ کرتے ہی آپ کی قوم بدل گئی اور سب مل کر اس بات کے درپے ہوئے کہ اسلام کو سرسبز نہ ہونے دیں۔ مگر خدا کی قدرت دیکھو کہ لوگ خود بخود آپ کی طرف

www.abulhasanalinadwi.org

گرویدہ ہو چلے سب سے پہلے آپ کی بیوی خدیجۃ الکبریٰؓ نے اسلام قبول کیا۔ پھر صدیقؓ اکبر، علی مرتضیٰؓ، زید بن حارثہؓ اسلام لائے پھر عثمانؓ بن عفان، عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، زبیرؓ بن العوام اور طلحہؓ بن عبداللہ اسلام لائے پھر ابوعبیدہؓ بن الجراح، عثمان بن مظعونؓ، عبیداللہؓ بن الحارث، عبداللہؓ بن مسعود، جعفرؓ بن ابی طالب مسلمان ہوئے۔ پھر تو مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی۔ قریش نے جب یہ دیکھا تو جل گئے اور ابوطالب پر آ کر دباؤ ڈالا کہ وہ آپ کا ساتھ نہ دیں ابوطالب نے ان کو ٹال دیا ایک بار سب نے مل کر ابوطالب سے کہا کہ تم اپنے بھتیجے کو روکو ورنہ دو فرقوں میں سے صرف ایک ہی رہ جائے گا یا ہم مر جائیں گے یا ان کو مار ڈالیں گے۔ ابوطالب اس دفعہ ہراساں ہو گئے اور آپ سے آ کر سب ماجرا بیان کیا اور صاف نہیں کہا مگر اشارے میں یہ جتا دیا کہ ان لوگوں نے تم کو ستایا تو اب مجھ سے تدارک نہ ہو سکے گا۔ آپ نے اس ماجرہ کو سن کر بہت استقلال اور ہمت سے جواب دیا کہ اے میرے چچا جس کام کا خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے میں اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

بجالانے پر مجبور ہوں۔ اگر قریش میرے ایک ہاتھ پر آفتاب اور دوسرے پر ماہتاب لاکر رکھ دیں تو بھی میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا لوگوں کے دل میں جو آئے وہ کریں یہ کہا اور آبدیدہ ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے ابوطالب پر اس تقریر کا ایسا اثر پڑا اور وہ پہلے سے زیادہ آپ کی حفاظت میں سرگرمی کرنے لگے۔ قریش کا قابو آپ پر نہیں چلا مگر مسلمانوں کے ستانے میں انہوں نے کچھ کسر اٹھا نہیں رکھی قریش کی بیجا سختیوں کو دیکھ کر آپؐ نے نبوت کے پانچویں سال مسلمانوں کو اجازت دی کہ وہ حبشہ کو ہجرت کر جائیں، اس پر تراسی ۸۳ مرد اور اٹھارہ ۱۸ رعورتیں اسلام کی محبت میں وطن عزیز اور قرابت داروں کو چھوڑ کر حبشہ کو چلی گئیں۔

نبوت کے ساتویں سال قریش نے باہم یہ عہد کرلیا کہ بنی ہاشم سے لین دین موقوف کیا جائے اور رشتے ناتے ان سے توڑ دیئے جائیں۔ بنی مطلب نے قرب وقرابت کے لحاظ سے بنی ہاشم کا ساتھ دیا اور یہ دونوں قبیلے ایک دامن کوہ میں جاکر پناہ گزیں ہوئے دو برس تک برابر یہی حالت رہی۔ جس سے مسلمانوں کو بہت اذیت تھی حج کے دنوں میں

www.abulhasanalinadwi.org

جو سوداگر آتے تھے ان سے یہ لوگ لین دین نہ کر سکتے تھے اور سوا حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ سیدنا حمزہؓ اور سیدنا علیؓ کے کوئی مسلمان پہاڑ کی کھوہ سے نکل کر پھر نہ سکتا تھا۔ دو برس کے بعد اس مخمصہ سے نجات ہوئی مگر ابو طالب کا انتقال ہو گیا اور ان کی مرگ ناگہانی سے مصیبتوں کا دروازہ کھل گیا یہاں تک کہ اِن ناپاک لوگوں سے تنگ آ کر آپ طائف تشریف لے گئے۔ مگر وہاں کے لوگوں نے کچھ بھی آپ کی قدر نہ جانی اس حالت کو دیکھ کر آپ ﷺ پھر مکہ معظّمہ واپس آئے اور ہر طرح کی مصیبتوں کو جھیلتے اور اپنے فرض کو ادا کرتے رہے۔

نبوت کے گیارہویں سال عکاظ کے میلے میں مدینہ والوں سے ملاقات ہوئی ان کو آپ نے اسلام کی دعوت دی اور وہ خوش نصیبی سے مسلمان ہو گئے اور مدینہ جا کر انہوں نے اور بہت سے لوگوں کو مسلمان کر لیا۔ نبوت کے بارہویں سال حج کے دنوں میں مدینہ سے کچھ اور لوگ آئے اور آ کر مسلمان ہو گئے چلتے وقت آپ نے حضرت مصعبؓ کو ان کے ساتھ کر دیا ان کے جانے سے مدینہ میں اسلام کو اور بھی ترقی ہوئی۔ نبوت کے تیرہویں سال مکہ والوں کی سختیوں سے

www.abulhasanalinadwi.org

تنگ آ کر آپ نے مسلمانوں کو مدینہ جانے کی اجازت دی محرم اور صفر کے مہینہ میں مہاجرین، مدینہ کو چلنے شروع ہوئے۔ قریش نے یہ دیکھا تو ان کو یقین ہو گیا کہ آپؐ بھی مدینہ چلے جائیں گے اور وہاں پہونچ کر آرام سے اپنے مذہب کو پھیلائیں گے۔ اس خیال سے انہوں نے اعلان کیا کہ جو کوئی آپ کو ہلاک کرے گا اس کو سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے مگر خدا کی مہربانی سے کوئی شخص آپ کا بال بیکا نہیں کر سکا۔ آپ ربیع الاول کے مہینہ میں اپنے یار غار حضرت ابو بکر صدیقؓ کو لے کر مدینہ تشریف لے گئے اس وقت آپ کا سن ۵۳ برس کا تھا ہجری تاریخ کا شمار اسی وقت سے کیا جاتا ہے اور ترسٹھ برس کی عمر میں دوشنبہ کے دن بارہویں ربیع الاول کو چودہ دن بیمار رہ کر آپ نے رحلت فرمائی اور چہارشنبہ کی شب کو بی بی عائشہؓ کے حجرہ میں مدفون ہوئے۔

س : حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف بیان کرو؟

ج : حضرت کا قد میانہ تھا طول کی طرف کسی قدر مائل، سر بڑا تھا۔ سر کے بال اکثر کانوں کی لو تک رہتے تھے۔ اور ان میں

www.abulhasanalinadwi.org

مانگ نکلی ہوتی تھی۔ اور بیشتر تیل لگا رہتا تھا۔ رخساروں کا اور تمام جسم کا رنگ سفید تھا مگر نہایت خوشنما۔ سرخی ان میں جھلکتی تھی۔ آنکھیں بڑی بڑی قدرتی سرمہ لگی ہوئیں۔ ان میں سرخ ڈورے۔ بھویں اور پلکیں، باریک اور لمبی۔ دانت آبدار موتی سے چمکتے ہوئے اور سامنے کے دانتوں میں نہایت خوشنما کھڑکی تھی۔ چہرہ مبارک چوڑا چکلا وجیہ قدرے لمبا، پیشانی شگفتہ اور کشادہ۔ رخسار بھرے بھرے، ناک میں کچھ خم کے ساتھ بلندی اور ڈاڑھی کے بال گھنے، داہنے بائیں کو کچھ چوڑی اور آدھے سینہ تک لمبی تھی۔ دونوں کندھوں میں سینہ کے چوڑے ہونے سے بڑا فرق تھا اور دونوں کندھوں کے بیچ میں مہر نبوت بیضوی شکل کی سرخ رنگ، ابھری ہوئی تھی اور اس کے چاروں طرف بڑے بڑے تل اور ان پر بال جمے ہوئے تھے ہتھیلیاں کشادہ تھیں اور سب اعضا کے جوڑ پر گوشت، پسینا جب تک نکلتا تو ہر قطرہ اس کا گوہر شاہوار معلوم ہوتا تھا اس میں ایسی خوشبو آتی تھی کہ مشک اور عنبر کی خوشبو اس کے سامنے گرد تھی۔ جس سے آپ مصافحہ کرتے اس کے ہاتھوں میں پہروں خوشبو آتی

www.abulhasanalinadwi.org

رہتی اور جس بچے کے سر پر آپ ہاتھ پھیرتے اس کے سر میں ایسی خوشبو آنے لگتی کہ لوگ اس خوشبو سے پہچان لیتے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر دست شفقت پھیرا ہے۔

س : آپ کے کچھ اخلاقی حالات بیان کرو؟

ج : حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں دس برس تک آپ کی خدمت میں رہا کبھی آپ نے مجھ کو ہوں تک نہیں کہا جو کام میں نے کیا اس پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا۔ جو کام میں نے نہیں کیا اس پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ کوئی لونڈی بھی آ کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ اس کے ساتھ ہو لیتے۔ کوئی راستہ میں ملتا اور آپ کے پاس کھڑا ہو جاتا تو آپ بھی کھڑے رہتے، کوئی شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا تو جب تک وہ خود نہ چھوڑتا اپنا ہاتھ علیحدہ نہ کرتے، جب تک کہ وہ خود نہ پھرتا اس سے منھ نہ پھیرتے، کبھی اپنے ہمنشین کی طرف پاؤں نہ کرتے جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے، جنازہ آتا تو اس کے ساتھ چلتے، غلام بھی دعوت دیتا تو اس کو قبول فرماتے، جس کو زیادہ بیکس اور غریب پاتے اس سے زیادہ

www.abulhasanalinadwi.org

جھک کے ملتے۔ اکثر بوڑھیوں کے کام کر دیتے اور اگر وہ خود کسی ضرورت سے نکلتیں تو اس خیال سے کہ یہ راہ میں تھک جائیں اور کمزوری سے گر پڑیں یا ٹھوکریں کھائیں ساتھ ہو لیتے۔ کبھی کبھی غلام کے ساتھ بھی ہو لیتے تاکہ ان کو یہ خیال نہ آئے کہ یہ ہم کو ذلیل سمجھتے ہیں اور اپنے اصحاب کے ساتھ چلنے میں کبھی ان کے پیچھے ہو لیتے اور فرماتے کہ میرے پیچھے روحانی فرشتوں کے واسطے جگہ چھوڑ دو، کمال بے تکلفی سے جو سواری سامنے آجاتی اس پر بیٹھ لیتے اور اپنے اہلبیت کے ساتھ خوش مزاجی سے بسر فرماتے۔ کبھی کوئی بات ایسی زبان پر نہ آتی جو کسی کو ناگوار ہو۔ کسی کے منھ پر ایسی بات نہ کہتے جو حیا سے اس کو گراں گزرے، کوئی شخص خطا کر کے عذر کرتا تو قبول فرما لیتے اور غایت حیا سے خود شرما جاتے۔ آپ دوشیزہ لڑکیوں سے زیادہ حیادار تھے۔ آپ کی زبان پر فحش کبھی نہیں آتا تھا۔ کسی پر لعنت نہیں فرماتے تھے، کسی کو گالی نہیں دیتے تھے، بڑوں کی توقیر فرماتے، چھوٹوں پر رحم کرتے، کوئی سخت کلامی کرتا تو آپ نرمی سے جواب دیتے، بیواؤں اور محتاجوں کے ساتھ چلنے میں غرور نہ کرتے، سلام

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے میں خود ابتدا فرماتے بچوں اور عورتوں کے سامنے سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کرتے اور لوگ آپ کو سلام کرتے تو بہت کشادہ پیشانی سے جواب دیتے، جب راستہ چلتے تو آنکھ بچا کر چلتے کسی کو تھکا ماندہ پاتے تو اس کے بوجھ اٹھانے میں مدد دیتے۔ چرب زبانی کو آپ پسند نہ فرماتے۔ زیادہ ہنسی اور قہقہہ سے لوگوں کو منع فرماتے۔ آپؐ کی ہنسی تبسم تھی، صرف دنداں مبارک چمکدار ہوجاتے تھے، جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی، آپ فرماتے تھے کہ جھوٹ یہ بھی ہے کہ آدمی سنی سنائی باتیں کہنے لگے۔ کسی کو پیٹھ پیچھے بُرا تو کیا کہتے برا سننا بھی گوارہ نہ کرتے۔ جب دو آدمیوں میں جھگڑا ہوتا تو آپ صلح کرادیتے۔ وعدہ کرتے تو اس کو پورا فرماتے۔ عہد کرتے تو اس کی پابندی فرماتے۔ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے سے آپ بہت خوش ہوتے۔ آپ اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے جو آپؐ کے ساتھ برائی کرتا اس کے ساتھ بھی آپؐ نیکی کرتے۔ کسی پر کوئی مصیبت پڑتی تو آپؐ ہمدردی کرتے۔ پڑوسیوں کے حالات کی خبر رکھتے اور ان کو مدد کی ضرورت ہوتی تو مدد

www.abulhasanalinadwi.org

دیتے۔ یتیموں کو دیکھتے تو ان کے سروں پر مہربانی سے ہاتھ پھیرتے۔ سخاوت اور فیاضی کا یہ حال تھا کہ جو کچھ آتا سب دے ڈالتے، خود کبھی پیٹ بھر کے نہ کھاتے، تھوڑی چیز بھی سامنے آتی تو اس میں بھی دوسروں کو شریک کر لیتے۔ فرماتے کہ میری خوشی یہ ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں اور صبر کی لذت پاؤں اور ایک دن غذا سے سیر ہوں اور شکر کا مزہ اٹھاؤں۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ جو سواری سامنے آجاتی اس پر بیٹھ لیتے جو سامنے آجاتا اس کو کھا لیتے کھانا کتنا ہی بدمزہ ہو اس میں عیب نہ نکالتے۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے آپ کبھی فخر نہ کرتے فرماتے کہ تم لوگ میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا کہ عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریمؑ کی شان میں کیا ہے۔

س : حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا کچھ حال بیان کرو؟

ج : سب کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپؐ کے جانشین ہوئے انہوں نے اسلام سے پھر جانے والوں کو خوب سیدھا کیا، یہ دو برس چار مہینے خلیفہ رہے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جانشین ہوئے ان کے زمانہ

www.abulhasanalinadwi.org

میں روم، شام، عراق اور مصر وغیرہ بڑے بڑے ملک فتح ہوئے۔ یہ ساڑھے دس برس خلیفہ رہے۔ ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جانشین ہوئے ان کے زمانہ میں خراسان سے لے کر سندھ تک مسلمانوں نے زیر کرلیا۔ یہ بارہ برس پندرہ روز خلیفہ رہے ان کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے جانشین ہوئے۔ انہوں نے چار برس نو مہینے خلافت کی۔ ان کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ جانشین ہوئے انہوں نے پانچ چھ مہینے خلافت کر کے چھوڑ دی یہ سب ۳۰ برس ہوئے اتنے دنوں تک خلافت راشدہ رہی پھر بادشاہت ہوگئی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پیشن گوئی فرمائی ہے وہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی اور جو کچھ اور فرمایا ہے وہ آگے چل کر دیکھیں گے یا جو نسلیں ہمارے بعد آنے والی ہیں وہ دیکھیں گی۔ آپ ؐ نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا تو قیامت آئے گی میدان قیامت میں حساب کتاب ہوگا۔ پھر لوگوں کو نیکی بدی کا بدلہ ملے گا خدا نے قرآن میں فرمایا ہے۔ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ لَنْ

www.abulhasanalinadwi.org

يُبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا
عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌo

کافروں نے گمان کیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد اٹھائے نہ جائیں گے کہو ہاں۔ خدا کی قسم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر اپنے کیے ہوئے سے آگاہ کیے جاؤ گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

خدا ہمارا تمہارا انجام بخیر کرے ایمان پر موت دے اور ایمان پر اٹھائے۔ آمین

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ۔

الٰہی میں تجھ سے بخشش اور سلامتی چاہتا ہوں دنیا اور آخرت میں۔

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

خدایا میں تجھ سے ہدایت، خدا ترسی، پاک دامنی اور استغنا کا سوال کرتا ہوں۔

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّباً وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً۔

خدایا میں تجھ سے مفید علم، پاک روزی اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

خدایا میری بخشش فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے سلامتی دے اور رزق عطا کر۔

أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

اے اللہ میرے لئے میرا دین بنا دے جو میرا آسرا ہے اور میرے لئے میری دنیا بنا دے جو میری زندگی ہے اور میرے لئے میری آخرت بنا دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں ترقی کا ذریعہ بنا اور موت کو ہر برائی سے نجات کا سبب بنا۔

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ نَعِيْماً لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

الٰہی میں تجھ سے ایسا لطف چاہتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھ کی ایسی ٹھنڈک جو زائل نہ ہو

www.abulhasanalinadwi.org

اور تجھ سے چاہتا ہوں تیرے فیصلہ پر تسلیم ورضا اور موت کے بعد پر لطف زندگی۔

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَمِيْتَةً سَوِيَّةً۔

اے اللہ میں تجھ سے اچھی زندگی اور اچھی موت چاہتا ہوں۔

أَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

اے اللہ ہمارا انجام اچھا کر تمام کاموں میں اور ہم کو دنیا اور آخرت کی رسوائی سے بچا۔

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

میرے پروردگار مجھے بخش اور میری توبہ قبول فرما بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

الٰہی تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر۔

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ۔

خدایا میری تقصیر، میری نادانی، میرے اپنے کام میں زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کر۔

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطِيْئَتِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔

الٰہی مجھ سے سچ مچ اور ہنسی سے اور غلطی سے اور ارادتاً جو تقصیر ہوئی ہو، معاف فرما اور یہ سب مجھ سے ہوا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org